وفیات

محسن المدارس حضرت سائیں قاسمیؒ

مولانا محمد ابراہیم صدیقی

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سائیں عبدالغفور قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات پر کچھ لکھنے کے لئے قلم اور کاغذ تو اٹھالیا ہے مگر یہ کام مجھ جیسے حقیر وفقیر سے کوسوں دور ہے، شاید لکھنے والے اس حق کو پورا کرلیں، میں صرف خریداران یوسف علیہ السلام میں اپنا نام شامل کرنا چاہتا ہوں، ورنہ اتنی بڑی شخصیت پر لکھنے کی جسارت نہ کرتا، بہر حال آپؒ تمام صفات جمیلہ کا مجموعہ تھے، شیخ الحدیث بھی تھے تو شیخ التفسیر بھی، استاذ العلماء تھے تو محسن المدارس بھی، مفسر قرآن تھے تو مناظر اسلام بھی، جامع المعقول والمنقول تھے تو ایک زبردست خطیب بھی...... اللہ تعالی نے تمام تر صلاحیتیں آپ میں جمع فرمائی ہوئی تھی، آپ ایک بے مثال عالم، بے مثال مبلغ، بے مثال مدرس، بے مثال رہبر، بے مثال قائد بلکہ ایک بے مثال شخصیت تھے، آپؒ تقریر وتحریر، لیاقت وصلاحیت، فہم وتدبر، علم وعمل میں اپنی مثال آپ تھے۔

نام ونسب:...... آپ کا نام عبدالغفور بن مولانا محمد قاسم تھا، قوم میمن تھی۔

پیدائش:...... آپ کی پیدائش 1942ء میں سجاول شہر کے مضافات گاؤں ''گجو میمن'' نامی میں ہوئی۔

تعلیمی مراحل:...... پرائمری اور ناظرہ قرآن کریم آپ نے اپنے گاؤں گجو میمن میں پڑھے، تقریباً 1953ء میں مولانا محمد قاسم (حضرت کے والد گرامی) نے مولانا عبداللہ میمن (جو کہ شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم مہتمم جامعہ باب الاسلام ٹھٹھہ کے والد ہیں) سے پوچھا کہ آپ کہاں پڑھاتے ہیں؟ مولانا عبداللہ نے فرمایا کہ میں ٹنڈو قیصر کے مضافات گاؤں ''منگین جوتڑ'' نامی میں پڑھاتا ہوں تو مولانا محمد قاسمؒ نے فرمایا کہ میرے اس بچے عبدالغفور کو اپنے ساتھ لے جا کر پڑھائیں، مولانا عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ کو اپنے ساتھ لے کر گئے، ایک سال تک نحو وصرف کی ابتدائی تعلیم دی پھر اگلے سال مولانا عبداللہ کا تقرر سجاول کے مدرسہ الہاشمیہ میں ہوا تو اپنے شاگرد کو بھی ساتھ لے کر آئے، پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول میں پڑھنا شروع کیا، آپ انتہا درجے کے ذہین تھے، خود کو پڑھنے کا اور والد

گرامی کو پڑھانے کا بے حد شوق تھا، اسی شوق نے جلتی پر تیل کا کام دیا، علم کی شمعیں خوب روشن ہونے لگیں۔ چند کتب کے علاوہ تمام تعلیم آپ نے اسی مدرسہ سے حاصل کی، اس وقت مدرسہ دارالفیوض الھاشمیہ سجاول کے اساتذہ کرام یہ تھے۔ پیر طریقت حضرت مولانا نور محمدؒ، حضرت مولانا عبداللہ میمنؒ (والد مولانا محمد ابراہیم ٹھٹھوی)، حضرت مولانا محمد نورؒ، حضرت مولانا فیض علی شاہ (یہ دونوں بزرگ دارالعلوم دیوبند کے استاد بھی رہ چکے ہیں)، حضرت مولانا محمد انور شاہ ہزارویؒ (مانسہرہ)۔ حضرت مولانا حبیب اللہ سموںؒ (پیر جو گوٹھ، ٹھٹھہ)

چند سالوں کے بعد حضرت استاد نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو گوجرانوالہ میں مولانا صوفی سرور (جو کہ اس وقت جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث ہیں) کے پاس بھیج دیا، ایک سال ان کے پاس پڑھا اور ایک سال طاہر والی میں مولانا منظور احمد نعمانی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھا۔ دورہ تفسیر شیخ التفسیر حضرت مولانا عبدالغنی جاجروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھنے گئے، دورہ تفسیر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شیخ الحدیث مولانا محمد ابراہیم ٹھٹھوی، مولانا نصر اللہ بروہی بھی شریک سبق رہے تھے اور اسی سال پیر طریقت حضرت مولانا عبدالصمد ہالیجوی مدظلہ نے بھی مولانا جاجروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دورہ تفسیر پڑھا تھا جبکہ آپ رحمہ اللہ نے 1965ء میں جامعہ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی میں دورہ حدیث پڑھا، اسباق کی تقسیم کچھ اس طرح سے تھی:...... حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بخاری شریف اور ترمذی شریف تھی۔ حضرت مولانا محمد ادریس میرٹھی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مسلم شریف تھی۔ حضرت مولانا فضل محمد سواتی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ابوداؤد تھی۔ حضرت مولانا مصباح اللہ شاہ کے پاس طحاوی شریف تھی۔ دورہ حدیث کے وفاق المدارس کے امتحان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پورے پاکستان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔

ہم درس ساتھی:...... حضرت سائیں قاسمی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق علماء میں سب سے زیادہ اسباق رفاقت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ابراہیم (مہتمم مدرسہ باب الاسلام ٹھٹھہ) کو رہی، جو شرح جامی سے لے کر دورہ حدیث تک ساتھ رہے، علاوہ ازیں مولانا عبدالقیوم جانچہ (حیدرآباد)، مولانا غلام قادر لاسی، مولانا شفیع محمد نظامانی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا عبدالغفور نظامانی کو بھی ہم سبق رہنے کا کسی حد تک شرف ملا۔

ہم عصر ساتھی:...... یعنی کہ وہ علماء جو ایک ہی مدرسہ میں حضرت کے ساتھ پڑھتے رہے، جن کے اسباق کی ترتیب حضرت سے آگے یا پیچھے تھی، یہ ہیں: استاذ العلماء حضرت مولانا محمد اسماعیل پنہور، مولانا سید عبداللہ شاہ بخاریؒ (سکھر)، مولانا عبدالغفور جتوئی (استاذ ام القریٰ مکہ مکرمہ)، مولانا محمد سومروؒ (جنھان سومرو)، مولانا محمد یعقوب نظامانی رحمہ اللہ، مولانا قائم الدین اڈھو، مولانا غلام محمد سومرو، مولانا حبیب اللہ راجڑ رحمہ اللہ، مولانا محمد قاسم کلوئی، مولانا نصر اللہ بروہی، مولانا عبداللہ تھہیم۔

تدریس:...... فراغت کے بعد استاد نور محمد رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو اپنے مدرسہ میں مدرس مقرر فرمایا، اس وقت سے لے کر وفات تک سجاول میں ہی تدریسی خدمات سرانجام دیتے رہے، شیخ الحدیث کا منصب بھی حضرت استاد نور محمد رحمہ

اللہ کی خواہش کے مطابق آپ رحمہ اللہ کو ہی نصیب ہوا۔

ابتدائی اور نامور شاگرد:......آپ رحمہ اللہ کے ابتدائی اور نامور شاگردوں میں سے کچھ یہ ہیں: صاحبزادہ حضرت مولانا صالح الحداد (نائب امیر جمعیت علمائے اسلام سندھ)، مولانا محمد ہاشم کھٹی (سجاول)، مولانا مفتی نذیر احمد عمرانی (مہتمم مدرسہ دارالفیوض الھاشمیہ سجاول)، مولانا محمد عمر منگی رحمہ اللہ (ٹنڈو محمد خان)، مولانا خدابخش خشک (گیل موری)، مولانا محمد حسن تھہیم (استاذ الحدیث مدرسہ قاسمیہ سجاول)، مولانا سید حسین شاہ سجاولی (ایڈیٹر ماہنامہ الفاروق سندھی)، مولانا محمد یعقوب لاسی (بلوچستان)، مولانا علی احمد منگی (مہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام نانگو شاہ)، امام الصرف والنحو مولانا محمد عباس تھری رحمہ اللہ، مولانا محمد عیسیٰ سموں (ٹنڈو باگو)، مولانا محب اللہ جانیجہ (استاذ الحدیث جامعہ باب الاسلام ٹھٹھہ)، مولانا محمد صادق سومرو (جامعہ تعلیمات اسلامیہ دتاواہ)، مولانا عبدالستار چاوڑو (بدین)، مولانا محمد رمضان میمن (مدرس مفتاح العلوم حیدرآباد)، مولانا محمد اسماعیل میمن (سجاول)، مولانا عبدالرؤف پنہور (مدرس انوار القرآن ٹنڈو محمد خان)، مولانا تاج محمد ناہیوں (حیدرآباد)، مولانا حبیب الرحمٰن سومرو (خلیفہ قاضی مظہر حسین ؒ)، مولانا زبیر احمد میمن (ٹنڈو غلام علی)، مفتی نثار احمد لغاری، مولانا عبدالوہاب کرمتی (ساکرو)

استاذ کی خدمت:......اپنے استاد حضرت مولانا نور محمد رحمہ اللہ علیہ کی جو خدمت آپ نے کی، اس کی مثال اکابر میں بھی چیدہ چیدہ ملے گی، خصوصاً حرمین شریفین کے سفر والی خدمت پر باقی تمام شاگرد ایسے رشک کرتے تھے، جیسے غار ثور میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت پر صحابہ کرام کو رشک تھا۔

سنا ہے کہ حرمین شریفین کے پورے سفر میں آپ رحمہ اللہ اپنے استاذ کو کاندھوں پر اٹھائے پھرتے تھے، استاد رحمہ اللہ آپ رحمہ اللہ کے کاندھے پر تھے اور پہلی نظر جب بیت اللہ شریف پر پڑی تو دونوں ہاتھ اٹھا کر فرمایا: ''اے اللہ! میرے اس شاگرد نے میری خوب خدمت کی ہے، میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اسے دنیا اور آخرت میں اتنا عطا فرما کہ میری آنکھیں ٹھنڈی ہو جائیں۔''

خطابت و گفتگو:......آپ کی گفتگو سامعین کے لحاظ سے مختلف ہوتی تھی، سامعین اگر عالم ہوتے تو گفتگو کا انداز خالصتاً علمی ہوتا تھا، جسے عام آدمی نہیں سمجھ سکتا تھا اور اگر عوام الناس کو مخاطب کرتے تو ایسے سادے انداز میں مثالیں دے کر بات سمجھاتے، عقل حیران ہو جاتی، آپ کی تقریر بالکل سادے انداز میں ہوا کرتی تھی، زیادہ سے زیادہ شہادت کی انگلی سے اشارہ فرماتے یا بائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر دائیں ہاتھ کی ہتھیلی اس پر مارتے، بس پوری تقریر میں انداز یہی رہتا تھا، آگے پیچھے ہونے کو بالکل ناپسند فرماتے، اسٹیج پر جب کبھی بڑے القاب سے آپ کو دعوت دی جاتی تھی، آپ اس کو برا محسوس کرتے تھے، اکثر و بیشتر ایسے اسٹیج سیکریٹری کی بات کو کاٹ کر خود تقریر شروع کر دیا کرتے تھے، تقریر کے دوران خواہ مخواہ کے نعروں کو ناپسند فرماتے تھے، کبھی کبھی نعرے لگانے والے کو خاموش بھی کرا دیتے تھے، آپ تقریباً ہر جلسے کی زینت

ہوا کرتے تھے، جس جلسے پر آپ نہ ہوتے، وہ جلسہ پھیکا سا محسوس ہوتا تھا۔ ایک موقع پر خطاب کرتے ہوئے جب آپ نے علم کا سمندر بہانا شروع کیا تو حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ سے رہا نہ گیا، اٹھے اور سائیں قاسمی رحمہ اللہ کا ماتھا چوم کر فرمایا کہ "مولانا آپ کے خطاب کے پیچھے کسی بزرگ کی دعا ہے۔" آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: "بے شک، مجھے اپنے بزرگ استاد مولانا نور محمد رحمہ اللہ کی دعائیں سمیٹنے کا اعزاز حاصل ہے۔"

بیعت:...... آپ رحمہ اللہ نے اپنے استاد حضرت مولانا نور محمد رحمہ اللہ کے مرشد حضرت پیر خورشید رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت فرمائی، پیر صاحب رحمہ اللہ کے انتقال کے بعد آپ رحمہ اللہ حضرت مولانا اسعد مدنی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہو گئے، مولانا اسعد مدنی رحمہ اللہ کے بعد حضرت خواجہ خان محمد رحمۃ اللہ علیہ کو مرشد کی نظر سے دیکھا کرتے تھے، اگرچہ ان سے بیعت کرنے کا علم مجھے نہیں ہے۔

سیاسی وابستگی:...... آپ رحمہ اللہ جمعیت علمائے اسلام (ف) کے شیدائی تھے، جمعیت کے لئے ہر قسم کی قربانی پیش کرتے تھے، آپ کو قائد جمعیت حضرت مولانا فضل الرحمان پر مکمل اعتماد تھا اور فرمایا کرتے تھے:

"مساجد، مدارس، علماء، طلباء اور داڑھی کی عزت اسی سے وابستہ ہے، اگر قائدِ جمعیت اسمبلی میں نہ ہوتے تو مساجد اور مدارس پر ایسے کڑوے امتحانات آتے، جن کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا"۔

اسی حوالے سے اپنے استاد حضرت مولانا نور محمد رحمۃ اللہ علیہ کا وہ قول بھی ذکر کیا کرتے تھے، جب مفتی محمود رحمہ اللہ کا انتقال ہوا تھا، لوگوں نے استاد جی رحمہ اللہ سے پوچھا تھا کہ استاد جی! اب کیا بنے گا؟ تو آپ نے فرمایا: اللہ نے ہم پر ایک اور احسان فرمایا ہے کہ بوڑھا مفتی لے کر ہمیں جوان مفتی دے دیا ہے، آپ جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ کے سرپرست تھے، جمعیت سے آپ رحمہ اللہ کو والہانہ محبت تھی، آپ فرمایا کرتے تھے کہ حضرت استاد رحمہ اللہ نے ہمیں جمعیت کا پلیٹ فارم دیا ہے، اس لئے مرتے دم تک ہم اسی میں رہیں گے، اس جماعت کے علاوہ کسی اور جماعت کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی پسند نہیں کریں گے۔ علماء کو متحد رکھنے میں بھی آپ کا بڑا کردار تھا، دوسرے صوبوں میں جمعیت کے مختلف گروپ بنے، علماء کے آپس میں اختلافات پیدا ہوئے، مگر سندھ میں الحمدللہ جمعیت ٹوٹنے سے بچی رہی، اس کا واحد سبب میری نظر میں حضرت سائیں قاسمی رحمہ اللہ کی قیادت تھی، جس نے علماء کو متحد رکھا، جب کبھی کسی جگہ کوئی نا اتفاقی ہوئی تو حضرت بروقت پہنچ کر مسئلے کو حل فرما دیتے، گروپ بننے تک نوبت نہیں آنے دی۔

رفاح عامہ:...... غریب و نادار، علماء، طلباء، مساکین، یتامیٰ، بیوہ، بے سہارا لوگوں کی بغیر کسی اشتہار یا کیمپ لگائے ذاتی طور پر بذات خود خوب خدمت فرمایا کرتے تھے۔ 1999ء میں جاتی کا سیلاب، 2003ء میں بدین کی سیلابی بدحالی میں آپ نے بے سہارا لوگوں کی دل و جان سے خدمت فرمائی، 500 گھر بنوا کر دیئے۔ مانسہرہ کے زلزلے کی تباہی میں آپ خود وہاں تشریف لے گئے، 5000000 پچاس لاکھ روپے بغیر کسی پبلسٹی کے وہاں کے متاثرین میں خود

اپنے ہاتھ سے تقسیم فرمائے، بہت سارے نادار علماء کو حج وعمرہ کی سعادت سے نوازا کرتے تھے۔

مدارس کی خدمت:...... آپ رحمہ اللہ نے اندرونِ سندھ خصوصاً لاڑ کے علاقے میں مدارس کا ایک بہت گہرا جال بچھا رکھا تھا، ہر مدرسہ کی سرپرستی خود فرماتے تھے، یہ تمام مدارس تنظیم ''اصلاح المدارس'' میں شامل ہیں، اصلاح المدارس کی بنیاد 1987ء میں حضرت استاذ نور محمد رحمہ اللہ نے رکھی تھی، اصلاح المدارس کے بنیاد سے لے کر وفات تک سائیں قاسمی ہی اس کے صدر رہے جبکہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام محمد سومرو ہیں، اصلاح المدارس میں شامل مدارس کی تعداد ایک سو کے قریب ہے۔ 2001ء میں آپ رحمہ اللہ نے سجاول شہر کی مین شاہراہ پر ایک عظیم الشان مدرسہ دار الفیوض القاسمیہ کا سنگ بنیاد رکھا، جو تعمیراتی اعتبار سے اندرون سندھ کا میری معلومات کے مطابق سب سے بڑا ادارہ ہے، علاوہ ازیں 200 سو سے زائد چھوٹے چھوٹے مکاتب اور مساجد بھی تعمیر فرمائے، جن کی مکمل سرپرستی خود ہی فرمایا کرتے تھے۔

ختم نبوۃ:...... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ سے آپ کو والہانہ محبت اور لگاؤ تھا، فرمایا کرتے تھے، میں اپنے لئے چھٹکارے کا سبب اسی کو سمجھتا ہوں، آپ رحمہ اللہ کو اپنے بھائی عبد العلی مرحوم سے بے انتہا محبت تھی، تقریباً روزانہ مغرب تا عشاء ان کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، جب وہ آخری ایام مرض میں مبتلا تھے تو آپ نے جلسوں کے پروگراموں پر جانا چھوڑ دیا، مگر ختم نبوۃ کے پروگراموں کو پھر بھی نہیں چھوڑا، ٹھٹی شہر میں ختم نبوۃ کا جلسہ تھا، آپ کو وہیں اطلاع ملی کہ عبد العلی کا انتقال ہو چکا ہے، اس کے باوجود باقاعدہ خطاب فرمایا پھر لوٹے۔ ختم نبوۃ کے تقریباً کسی بھی پروگرام کو مس نہیں کرتے تھے، لندن تک ختم نبوۃ کے جلسوں میں شرکت کرتے تھے۔

وفاق المدارس:...... آپ رحمہ اللہ وفاق المدارس کی عاملہ میں شامل تھے، جب لال مسجد پر حملہ ہوا تو وفاق المدارس کے اکابرین اس بات کو سمجھ گئے کہ یہ ایک گہری سازش ہے مدارس کو ختم کرنے کی، تاکہ اہل مدارس مشتعل ہو کر حکومت سے ٹکراؤ میں آئیں اور پھر انہیں پیس ڈالا جائے، جذبات اپنی انتہاء پر تھے، قریب تھا کہ حکومت کے خلاف کوئی جنگی تحریک چلائی جاتی، وفاق المدارس کی قیادت نے بروقت ملتان میں ایک شوریٰ کا اجلاس رکھا، جس میں صرف چار علماء کے نام خطاب کے لئے تجویز ہوئے، سربراہ جمعیت علمائے اسلام حضرت مولانا فضل الرحمان مدظلہ، نائب صدر دار العلوم کراچی حضرت مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ، ناظم اعلیٰ وفاق المدارس حضرت مولانا محمد حنیف جالندھری مدظلہ، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الغفور قاسمی رحمۃ اللہ علیہ، یہ واقعہ بھی حضرت سائیں قاسمی رحمہ اللہ کی اہمیت کا احساس دلا رہا ہے کہ علماء کے نزدیک حضرت رحمہ اللہ کی کیا حیثیت تھی۔

امراض:...... 2008ء میں آپ کا ایکسیڈنٹ ہوا، اس کے بعد سے مختلف امراض پے در پے مسلسل حملہ آور ہونے لگے، جیسا کہ شوگر، فالج، دل کا اٹیک، کینسر وغیرہ ان ہی بیماریوں کی وجہ سے حضرت کو ایک پاؤں کٹوانا پڑا، مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی، بالآخر 20 محرم 1435ھ بمطابق 25 نومبر 2013ء بروز پیر صبح 8:00 پر میمن ہاسپٹل کراچی میں ہمیشہ کے لئے ہم سے رخصت ہو گئے۔ إنا لله وإنا إليه راجعون ......☆☆